REGD. No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل

روزنامہ — لاہور

بدھوار ۳۰ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

فون ۲۹۷۹ — قیمت ۱ آنہ

جلد ۳۸/۴ | ۱۱ اخاء ۱۳۲۹ ہش ★ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۰ء | نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

رتن باغ لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کھانسی میں تو افاقہ ہے لیکن درد نقرس میں زیادتی ہے احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو نزلے کے باعث سر اور کمر میں درد ہے۔ احباب اس بابرکت وجود کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

رتن باغ لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو زکام اور بخار رہا ہے۔ کمزوری کل شام سے بہت بڑھ گئی ہے۔ احباب موصوف کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ربوہ ۱۰۔ اکتوبر۔ مکرم ملک عمر علی صاحب کی اطلاع کے مطابق مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن نے اس مہینے کی پہلی تاریخ سے وکالت تبشیر کا چارج لے لیا ہے۔

مہاجرین کو اُن کی ترک کی ہوئی زمینوں کی قیمت کے برابر زمینیں الاٹ ہوں گی

کراچی ۱۰۔ اکتوبر۔ آج پاکستان مجلس قانون ساز کو پاکستان کے وزیر مہاجرین و بحالیات نے بتایا کہ ان علاقوں میں جن کا تصفیہ ہو چکا ہے وہاں مہاجرین جس قدر زمینیں چھوڑ آئے ہیں پاکستان میں بھی انہیں اتنی ہی قیمت کی زمینیں الاٹ کی جائیں گی۔ دو سو پچاس ایکڑ زمین چھوڑ آنے والوں کو اتنی ہی۔ لیکن اس سے زیادہ میں سے پچاس فی صدی زمین الاٹ ہوگی کوئی مہاجر ۵۰۰ ایکڑ سے زیادہ زمین حاصل نہ کر سکے گا۔ الاٹمنٹ کرتے وقت زمین کی حالت، قسم، وسائل آبپاشی اور پیدا ہونے والے اناج کو مدنظر رکھا جائے گا۔

اہل و عیال لے آنے کی اجازت

نئی دہلی ۱۰۔ اکتوبر۔ نئی دہلی ریڈیو کے ایک اعلان کے مطابق حکومت ہندوستان نے قادیان میں رہنے والے احمدیوں کو اجازت دے دی ہے کہ وہ مغربی پاکستان سے اپنے اہل و عیال لا کر اپنے ساتھ رکھ سکتے ہیں۔

چاول کی قیمت کا تعین

کراچی ۱۰۔ اکتوبر۔ حکومت پاکستان نے چاول خریدنے کیلئے زیادہ سے زیادہ قیمت ۹/۸/- مقرر کی ہے بوری کی قیمت اسکے علاوہ ہوگی یہ چاول حکومت سندھ کی معرفت خریدا جائے گا۔

شہید احمدیت — غلام محمد

اوکاڑہ ۱۰۔ اکتوبر۔ گزشتہ دنوں احراریوں کی اشتعال انگیزی کے نتیجے میں شہید ہونے والے ماسٹر غلام محمد صاحب کا مبینہ قاتل محمد اشرف گرفتار کر لیا گیا ہے۔ محمد اشرف شہر میں سبزی کی دکان کرتا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ۳۔ اکتوبر رات کو جلسے میں احراریوں کی آتش بیانی سے مشتعل ہو کر دوسرے روز اس نے ماسٹر غلام محمد صاحب شہید کا جو سائیکل پر چک نمبر ۴۸ کی طرف جا رہے تھے تعاقب کیا۔ اور چک مذکور کی حدود میں انہیں شہید کر دیا۔ رات کو جلسے میں احمدیوں کو قتل کر کے غازی علم الدین بننے کی اعلانیہ تلقین کی گئی تھی۔

مرحوم چک ۴۸/۳-آر میں دیہاتی سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ مرحوم سلسلے کے ایک سرگرم کارکن تھے اور تقسیم سے پہلے جماعت احمدیہ کھمبیاں ضلع ہوشیارپور میں سیکرٹری مال تھے۔ (نامہ نگار)

کشمیر کے مسئلے میں وقت کی اہمیت

لیک سکسیس ۱۰۔ اکتوبر۔ آج پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چوہدری محمد ظفر اللہ خان نے ایک بیان میں سلامتی کونسل پر زور دیا ہے کہ کشمیر کے مسئلے میں وقت کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ لہٰذا اسے جلد سے جلد حل کرنا چاہئے۔ اور اس کے حل کا کم سے کم طریق یہ ہے کہ متنازعہ فریقوں کو ان باتوں پر عمل کرنے کے لئے ضرور مجبور کیا جائے جن پر وہ رضامندی کا اظہار کر چکے ہیں۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا مشرق کی نئی جمہوریتوں کو ہرگز مجبور نہیں کرنا چاہئے کہ وہ ایک خاص قسم کا جمہوری نظام اپنے ہاں قائم کریں۔

فیڈرل یونیورسٹی سے متعلقہ قانون منظور

کراچی ۱۰۔ اکتوبر۔ آج پاکستان اسمبلی نے کراچی میں فیڈرل یونیورسٹی کے قیام کا قانون منظور کر لیا۔ اس یونیورسٹی میں بی۔ اے اور ایم۔ اے۔ (آرٹس اور سائنس) تک تعلیم دی جائے گی۔ اور طلبہ کی رہائش کا انتظام بھی کیا جائے گا۔

پٹ سن کی فصل میں اضافہ

ڈھاکہ ۱۰۔ اکتوبر۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ امسال مشرقی بنگال میں پٹ سن کی ۳۴ لاکھ ۶۵ ہزار گانٹھیں ہوں گی ہر گانٹھ میں ۴۰۰ پونڈ پٹ سن ہوتا ہے۔ امسال پیداوار گذشتہ کی نسبت ۳۰.۷٪ زیادہ ہوگی۔

"تسنیم" کی معذرت

لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ قیم جماعت اسلامی ضلع منٹگمری اطلاع دیتے ہیں کہ تسنیم کے نامہ نگار اوکاڑہ نے قادیانیوں کے متعلق جو خبریں بھیجی ہیں وہ جذباتی اور خلاف واقعہ ہیں۔ اس لئے نامہ نگار مذکور کو تسنیم کی نامہ نگاری سے علیحدہ کر دیا گیا ہے ادارہ کو ان خبروں پر افسوس ہے جو نامہ نگار مذکور نے قادیانیوں کی "اشتعال انگیزی" کے متعلق بھیجی ہیں۔

تسنیم جس دعوت اور مسلک کا داعی ہے۔ اس کا تقاضا ہے۔ کہ ہمارے کالموں میں دانستہ کوئی ایسی چیز شائع نہ ہو۔ جو خلاف واقعہ ہو۔

(ادارہ)

نزدیک و دُور سے!

لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ مغربی جرمنی سے چار ارکان کا ایک تجارتی وفد ڈاکٹر ایچ وان شرین برگ کی قیادت میں دہلی سے لاہور پہنچا۔ یہ وفد اپنے دو دن کے قیام میں پنجاب کے اہم تجارتی مقامات دیکھے گا صنعت کاروں اور اعلیٰ صوبائی حکام سے باہمی مفاد والے امور پر بحث کرے گا۔

نئی دہلی ۱۰۔ اکتوبر۔ یہاں تبتی وفد نے اس خبر کی تصدیق نہیں کی کہ چینی کمیونسٹ فوج تبت میں گھس گئی ہے۔ اور نہ ہی تبت کے دارالحکومت لاسہ کے ریڈیو سے ہی ایسی کوئی خبر نشر نہیں کی۔

کراچی ۱۰۔ اکتوبر۔ واشنگٹن میں ۳۔ اکتوبر کو غذائی زراعتی ادارہ کا جو اجلاس شروع ہو رہا ہے۔ اس میں پاکستان کی نمائندگی پانچ آدمیوں کا ایک وفد کریگا۔

لندن ۱۰۔ اکتوبر۔ نارتھ ہولٹ کے فضائی مستقر میں چار ہفتوں میں مجموعی طور پر ۴۲۴۴۷ طیارے اترے اور روانہ ہوئے۔ اور ۳۴۶۷۳۶ مسافر آئے۔ اور گئے ان میں سے لندن کے فضائی مستقر سے ۶۰۳۰۰ مسافر گزرے۔

لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ فلائیٹ لیفٹیننٹ عطاء اللہ شاہ ائیر سلیکشن افسر شاہی پاکستان فضائیہ میں بھرتی ہونے والے افسروں اور ہوابازوں سے دفتر روزگار ملتان میں ۱۱۔ اکتوبر کو علی پور میں ۱۳۔ اکتوبر کو سرگودھا میں ۱۶۔ اکتوبر اور بھلوال میں ۲۰۔ اکتوبر کو ملاقات کریں گے۔

ریسرچ سکالر چوہدری ناصر محمد سیال کی گراں مرحبت۔ ستر دن میں لندن سے لاہور تک پندرہ ہزار میل کا بذریعہ کار سفر!

لاہور ۱۰۔ اکتوبر۔ آج آٹھ بجے شب فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے سکالر مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال چار سال تک امریکہ میں سائنسی علوم کی تعلیم و تربیت حاصل کرنے کے بعد لاہور میں بذریعہ کار وارد ہوئے۔ لندن سے کر لاہور تک پندرہ ہزار میل کا طویل سفر آپ نے ۷۰ دن میں بذریعہ کار طے کیا۔ اس دوران میں آپ کم و بیش ۱۷ ممالک یورپ و اسلام میں سے گزرے۔ مکرم ناصر محمد صاحب سیال (واقف زندگی) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں سائنس اور ریسرچ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے اگست ۱۹۴۶ء میں امریکہ تشریف لے گئے تھے وہاں آپ نے سٹیٹ یونیورسٹی آف ایووا سے ایم ایس سی کی ڈگری حاصل کی۔ اسکے بعد ایک سال تک انگریزی ادویات سے متعلق علوم کی تحقیقات کی اور متعدد فیکٹریوں میں تربیت حاصل کرنے کے بعد آپ انگلستان تشریف لے آئے وہاں سے آپ برطانیہ اور بلاد یورپ کی مختلف تجربہ گاہوں کا معائنہ کرنے کے بعد بذریعہ کار پاکستان روانہ ہوئے اور ۱۵ ہزار میل مسافت طے کرنے کے بعد ۵۔ ستمبر کو کوئٹہ پہنچے لندن سے کوئٹہ تک مکرم محمد عبد اللہ صاحب واقف زندگی آپکے ہمسفر رہے وہاں سے آپ اکیلے بذریعہ کار روانہ ہو کر سیلاب کی رکاوٹوں کو عبور کرتے ہوئے

سٹاپ پریس

ٹوکیو ۱۰۔ اکتوبر۔ آج جنوبی کوریا کی فوجوں نے شمالی کوریا کی اہم بندرگاہ وان سان اور اس کے فضائی چوگان پر قبضہ کر لیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو

"اور چاہئیے کہ تم ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کیلئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کیلئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

خدا کی رضا کو تم پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر۔ اپنی لذات چھوڑ کر۔ اپنی عزت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر۔ اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے لیکن اگر تم تلخی اٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہئیے۔ وہ پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتا ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعوہ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کیلئے نہیں بلکہ کچھ خدا کیلئے کچھ دنیا کیلئے پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو۔ اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے کہ جس طرح کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا۔"

سالانہ اجتماع ۔۔۔ اور ۔۔۔ اس کے اخراجات

۲۱۔۲۲۔۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء

مجالس کو متعدد سرکلر لیٹرز کے ذریعہ اطلاع دی جا چکی ہے کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع مندرجہ بالا تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ یہ خدام الاحمدیہ کا دسواں اجتماع ہے۔ اور جماعت کے نئے مرکز ربوہ میں دوسرا۔ اجتماع کی تاریخیں قریب آرہی ہیں۔ مگر ابھی بہت زیادہ تعداد میں ایسی مجالس ہیں۔ جنہوں نے اجتماع کے اخراجات پورے کرنے کے لئے چندہ اجتماع مرکز میں نہیں بھجوایا۔ اس وجہ سے سامان کی خرید میں سخت دقت پیش آرہی ہے۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ گزشتہ ہفتہ انہیں ان کے بجٹ کے مطابق چندہ کی تفصیل بھجوائی جا چکی ہے۔ گو یہ پوری نہیں۔ کیونکہ اکثر بجٹ بھی نامکمل ہیں تاہم مجالس کو توجہ دلانے کے لئے یہ کافی تھا۔

یہ اعلان پھر بطور یاد دہانی ارسال ہے۔ چندہ اجتماع جلد تر ارسال کر کے مرکز میں بھجوانا ضروری ہے۔ ورنہ تمام کاموں میں رکاوٹ پیدا ہو جانے کا احتمال ہے۔ قائدین مجالس فوری توجہ کریں۔ چندہ اجتماع وصول کر کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہیں ۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا

میرے والد جناب چوہدری محمد علی خان صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مختار احمد ایجنٹ برانچ ۲، نواب شاہ سندھ)

مقامات

۔۔ نسیم سیفی ۔۔

نہ دیکھ تو مری فطرت کی پستیوں کو نہ دیکھ ۔۔
۔۔ بلند بام ہے تیرے حسین کرم کا مقام
ہر ایک شے پہ ہے تیری تجلیوں کا ظہور ۔۔
۔۔ ستم ستم کہ مری ہی نظر رہے ناکام
قدم قدم پہ سجا کر نگار خانۂ حسن ۔۔
۔۔ ہر اک نظر کو دیا شوق بے پناہ انعام
عطا ہوں معرفت مرگ کے نکات بے مجھے ۔۔
۔۔ سمجھ میں آ نہ سکا میری زندگی کا نظام
عیاں نہ کر مجھے دُنیا کے کور چشموں پر ۔۔
۔۔ خرد سمجھ نہ سکے گی مرے جنوں کا مقام
دلیل پست نگاہی ہیں سدرہ و طوبیٰ ۔۔
۔۔ کہیں بلند ہے ان سے مری نظر کا مقام
خُدا کرے مجھے احساس بال و پر نہ رہے
تخیلات کو ہونا ہے گر عدوں کے غلام

مبلغ سلسلہ کے لئے درخواست دعا

مکرم برادرم مولوی نذیر احمد علی صاحب مبلغ انچارج گولڈ کوسٹ بعارضہ تپ دق بیمار ہیں۔ بزرگان سلسلہ نیز تمام احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے مجاہد بھائی کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار: مشتاق احمد باجوہ وکیل التبشیر ربوہ

(بقیہ لیڈر صفحہ ۳)

ہی نہیں کوئی شریعت سے بے نیاز ہو کر اپنی صواب دید کے مطابق خدا کی بندگی کرنا چاہتا ہے۔ کوئی شریعت میں اپنا اختیار چلانا چاہتا ہے۔ اور اس کا مطالبہ یہ ہے کہ جو کچھ اسے پسند ہے وہ اس شریعت میں رہے اور جو اسے پسند نہیں ہے وہ شریعت سے خارج ہو جائے کوئی قرآن و حدیث سے قطع نظر کر کے اپنے من گھڑت اصولوں کا نام اسلام رکھے ہوئے ہے۔ (مودودی صاحب خود اس کے مصداق ہیں۔ ناقل) کوئی حدیث کو چھوڑ کر صرف قرآن کو مانتا ہے۔ کوئی اصول و نظریات کہیں باہر سے لایا ہے یا اپنے دل سے گھڑ لایا ہے [illegible] اور پھر زبردستی قرآن و حدیث کے ارشادات کو ان پر ڈھال لینے کی کوشش کرتا ہے (مودودی صاحب خود اس کے مصداق ہیں ناقل) کسی کو تقلید جامد پر اصرار ہے۔ اور کوئی تمام پچھلے ائمہ کے کارناموں کو دریا برد کر کے نیا اجتہاد کرنا چاہتا ہے۔

ہمارا راستہ ان سب گروہوں سے الگ ہے اور ہم مجبور ہیں کہ ان سے اختلاف بھی کریں اور ان کے علی الرغم اپنے مسلک کی تبلیغ بھی کریں ......

(ترجمان القرآن جلد ۳۴ عدد ۶ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

اب حکیم صدیقی صاحب بتائیں کہ یہ فرقہ نہیں ہے تو اور کیا ہے [illegible]

روزنامہ ——— الفضل ——— لاھور
۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۰ء

چند متفرق باتیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱)

مودودی صاحب کا ایک مضمون "تسنیم" میں نقل کیا گیا ہے۔ جس میں آپ نے اپنی جماعت کے نصب العین کی وضاحت کرنے کی کوشش فرمائی ہے۔ آپ نے اس میں دوسرے لوگوں پر یہ اتہام لگایا ہے کہ دوسروں کا تصور دین تو یہ ہے کہ دین محض پوجا پاٹ اور چند مخصوص مذہبی عقائد و رسوم کا مجموعہ ہے۔ مگر خود آپ کے نزدیک دین طریق زندگی اور نظام حیات کا نام ہے۔ اور اس کا دائرہ انسانی زندگی کے سارے پہلوؤں اور تمام شعبوں پر حاوی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ زندگی کو
الگ الگ حصوں میں بانٹ کر الگ الگ
نظریات اور الگ سکیموں کے ماتحت
چلایا جاسکتا ہے۔"

جہاں تک ہمارا علم ہے اسلام کے کسی عالم نے ابھی تک یہ نہیں کہا کہ اسلام محض پوجا پاٹ یا چند مخصوص مذہبی عقائد کا نام ہے۔ آج تک کسی نے اسلام کو اس طرح پیش نہیں کیا۔ یہ مودودی صاحب کا خود تراشیدہ الزام ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مختلف زمانوں میں اسلام کے مختلف پہلوؤں پر علماء زور دیتے رہے ہیں۔ مگر کسی متقدر عالم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ اسلام تمام زندگی پر حاوی نہیں ہے۔ مودودی صاحب کو چاہئے تھا کہ اپنے اس بے بنیاد الزام کے لئے کوئی حوالے پیش کرتے اور دکھاتے کہ فلاں فلاں عالم نے یہ یہ کہا ہے بات دراصل یہ ہے کہ آپ کے اپنے دل میں چور ہے۔ آپ نے زمانہ حال کے مغربی سیاسی نظریات سے بلا واسطہ یا بالواسطہ متاثر ہو کر اسلام کا ایک خود ساختہ نظریہ پیش کیا ہے اور آپ نے اس میں یہاں تک غلو کیا ہے کہ فرماتے ہیں کہ

"انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود ہی
بزور شمشیر باطل نظاموں کو مٹا کر ان
کی جگہ اسلامی حکومت قائم کرنا ہے۔"

آپ اور آپ کے دوست اب تک یہی کہتے آئے ہیں کہ سیاست اسلام ہے اور اسلام سیاست ہے۔ آپ نے اپنی لیڈرانہ زندگی سیاست سے شروع کی اور آپ سیاست کے چور دروازہ سے ہی اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ نے شروع میں ان الحکم الا للہ کے رو سے صرف دنیاوی اور مادی پہلو سے ہی اسلامی حکومت کا تصور پیش کیا۔ آپ کی شروع کی تصنیفات پڑھیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ سے صرف اتنا تعلق ہے کہ اس کے نام پر تمام دنیا کی سیاست پر بزور شمشیر قبضہ کیا جاسکتا ہے اور بس۔

جب سے "الفضل" نے آپ کے تشددی نظریات پر پر زور تنقید کرنا شروع کی ہے۔ آہستہ آہستہ آپ اپنے موقف سے انحراف کرتے چلے جاتے ہیں۔ لیکن چونکہ آپ میں غرور اور خود پسندی ذرا معمول سے زیادہ ہے۔ اس لئے آپ اس کا اعتراف کرنے کی بجائے دوسروں پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ ان کی باتوں کو نہیں سمجھتے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"کوئی کہتا ہے کہ تم مذہب کی تبلیغ کرو۔
سیاست میں کیوں دخل دیتے ہو ۔ ۔ ۔ ۔
کوئی کہتا ہے کہ تم پہلے مذہبی لوگ تھے۔
اب سیاسی گروہ بن گئے ہو ۔ ۔ ۔ ۔
کوئی کہتا ہے کہ خدا تو صرف معبود ہے۔
تم نے یہ سیاسی حاکمیت اس کے لئے
کہاں سے ثابت کردی ۔ ۔ ۔ ۔ کچھ اور
لوگ ہیں جو چندرا چندرا کر پوچھتے ہیں کہ
یہ حکومت الٰہیہ یا اسلامی حکومت کا قیام
کس نبی کی دعوت کا مقصود رہا ہے وغیرہ
وغیرہ"

دراصل یہ سوال کوئی نہیں پوچھتا یہ سوال آپ خود بنا بنا کر اصل سوال کو ڈھانپنا چاہتے ہیں۔ اصل سوال وہی ہے جو الفضل شروع سے آپ سے پوچھ رہا ہے۔ اور جس کا جواب آپ اب تک نہ دے سکے ہیں اور نہ کبھی دے سکتے ہیں۔ اصل سوال یہ ہے جس کو آپ چھپانا چاہتے ہیں کہ

"قرآن کریم اور سنت رسول اللہ سے ثابت
کیجئے کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود
بزور شمشیر باطل نظام مٹا کر اسلامی حکومت
قائم کرنا ہے۔"

یاد رکھئے "بزور شمشیر بغیر کسی دیگر وجہ کے خالصۃً اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے غیر اسلامی حکومتوں پر حملہ کر دینا اور ان سے اقتدار چھین لینا" یہی اصول آپ نے اپنے رسالہ جہاد فی سبیل اللہ اور جہاد فی الاسلام میں پیش کیا ہے۔ جہاں آپ ایک بھی صحیح نص یا سند اپنے اس من گھڑت اصول کی تائید میں پیش نہیں کرسکے۔ اور جو آیات کے ٹکڑے پیش کئے ہیں۔ وہ اسی طرح کے ہیں جس طرح کوئی ظریف لا تقربوا الصلوٰة کا ٹکڑا پیش کرکے کہے کہ قرآن میں آیا ہے کہ نماز کے پاس بھی نہ پھٹکو۔

لطف ہے اب آپ اس نظریہ سے انحراف کر رہے ہیں۔ اور گرد و غبار اڑا کر اپنے اس من گھڑت نظریہ کو آنکھوں سے اوجھل رکھنا چاہتے ہیں اور معترضین کی طرف ایسے ایسے اعتراضات منسوب کر رہے ہیں جو کوئی بھی آپ پر نہیں کر رہا۔

آپ اپنے نظریہ جبریہ کو جیسا کہ ہم نے اوپر پیش کیا ہے اپنی تصنیف جہاد فی الاسلام میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اجرا میں خوش نما ساختہ نہایت باریک فرق پیدا کرکے ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے نہی عن المنکر کے تعلق میں جو سیاست مدنی کے احکام ہیں ان کو کھینچ تان کر غیر اسلامی حکومتوں پر بلا وجہ زبردستی اسلامی شریعت کے اس حصہ کو ٹھونسنے کا جواز ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ حالانکہ آپ کے پاس ایسے جواز کے لئے نہ تو قرآنی نص سے اور نہ سنت رسول اللہ کی کوئی بنیاد ہے انشاء اللہ ہم الفضل میں اس مسئلہ پر کبھی مع تفصیل سے بحث کریں گے۔

یہاں صرف اتنا دکھانا ہے کہ الفضل کی تنقید کی وجہ سے آپ اپنے پہلے موقف سے بہت کچھ ہٹ چکے ہیں۔ لیکن بجائے اپنی پہلی غلطیوں کا صاف صاف اعتراف کرنے کے اپنے آپ پر فرضی اعتراضات وارد کرکے اور ان کے جواب فرما کر اصل مبحث کو نظروں سے اوجھل کر دینا چاہتے ہیں۔ جو دراصل آپ کی تمام غلطیوں کی بنیاد ہے۔ اور جس نے آپ کو اسلام کے صراط مستقیم سے بھٹکا کر لادینی طریق کار کی پگڈنڈیوں پر ڈال رکھا ہے۔

(۲)

روزنامہ "تسنیم" مودودی صاحب کی اسلامی جماعت کے ترجمان کی اشاعت ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ایک مقالہ "ہماری صحافت کے مفسدات اور تدابیر اصلاح" کے زیر عنوان "ایک پرانے صحافی کے قلم سے" شائع ہوا ہے۔ اگرچہ یہ مقالہ تمام کا تمام ایسا ہے کہ جس پر ہمارے صحافیوں کو غور کرنا چاہیئے مگر "کوثر" اور "تسنیم" کی توجہ کے لئے ہم اس میں سے مندرجہ ذیل اقتباس خاص طور پر شائع کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ دونوں اخبار باوجود اقامت دین کے مدعی ہونے کے بری طرح ان امراض کا شکار ہیں جو اس ٹکڑے میں بیان کئے گئے ہیں فھوھذا

"اور سب سے زیادہ خطرناک حقیقت یہ
ہے کہ اختلاف کی رو میں اخبار نویس تمام حدود
اخلاق کو پھاند جاتا ہے۔ وہ سیدھی صاف بات
کرنے کی بجائے گالیوں پر اتر آتا ہے۔
پگڑی اچھالنے لگتا ہے۔ کیچڑ کے چھینٹے
ڈالتا ہے۔ رکیک استہزا کرتا ہے نام
بگاڑتا ہے۔ نئے نئے القاب وضع کرکے
تنابز بالالقاب کرتا ہے۔ اور مخاطب
کو نکاہت کے کالم میں کھڑا کرکے اس
کا مونہہ نوچتا ہے۔ یعنی بدتمیزی کی کوئی
قسم ایسی نہیں جو اختلاف کی سزا دینے
کے لئے دنیائے صحافت میں استعمال
نہ کرڈالی جاتی ہو۔"
(تسنیم ۱۱ر اکتوبر ۱۹۵۰ء)

کیا مدیران "کوثر" و "تسنیم" اس عبارت کو خوش خط بھی لکھوا کر اپنے اپنے دفتر میں ایسی جگہ آویزاں کریں گے جہاں آتے جاتے اٹھتے بیٹھتے ان الفاظ پر ان کی نظر پڑتی رہے۔ ممکن ہے اس طرح ہی ان کی ذہنیت میں شاید تغیر پیدا ہو جائے۔

(۳)

مودودی صاحب کی جماعت اسلامی دھرم پورہ لاہور کے جلسہ میں نعیم صدیقی صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ "ان کی جماعت کوئی فرقہ نہیں بلکہ تحریک اقامتِ دین ہے" (تسنیم ۹ر اکتوبر) آپ کے اس قول پر پنجابی کی مشہور ضرب المثل چسپاں ہوتی ہے۔ جس کو ہم بیان نہیں کرنا چاہتے۔ مسلمانوں میں جتنے بھی فرقے بنے ہیں ہر ایک فرقہ یہی کہتا ہے کہ وہ کوئی فرقہ نہیں ہے بلکہ صحیح اسلام پیش کرتا ہے۔ اور ایسے سب فرقے اقامت دین ہی کے مدعی ہیں۔ اور سب اپنی تحریک کے لئے تحریک اقامت دین ہی کا دعوےٰ کرتے ہیں اگرچہ الفاظ جدا جدا ہوں۔ آپ تمام اسلامی فرقوں پر نظر ڈالیں تو ہر ایک فرقہ جہاں اسلام کے بنیادی اصولوں کو تسلیم کرتا ہے وہاں ان کی تصریح و تشریح ایک دوسرے سے الگ کرتا ہے۔ فرقے مختلف فقہی سکولوں اور بعض دیگر اختلافات کی بناء پر بنتے ہیں جب بھی کوئی گروہ دوسروں سے بعض معینہ اور خاص اختلافات کی بناء پر اپنی ہستی الگ بناتا ہے۔ اس وقت وہ ایک الگ فرقہ بن جاتا ہے۔ ورنہ فرقہ کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ شیعہ۔ اہل حدیث۔ حنفی۔ اہل قرآن وغیرہ سب فرقے اسی طرح بنتے چلے آئے ہیں:۔

اب آیئے دیکھیں کہ مودودی صاحب کی جماعت فرقہ کی اس تعریف میں آتی ہے یا نہیں۔ یہاں ہم مودودی صاحب کی ایک عبارت ان کی ایک حالیہ تحریر سے جو ماہنامہ "ترجمان القرآن" اشاعت اکتوبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی یہاں درج کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

"اس مسلک کا ہر جز ایسا ہے جس سے
ہماری قوم کا کوئی نہ کوئی گروہ ہم سے
ناراض ہے کوئی سرے سے خدا کی بندگی کا قائل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاکستان کے بعض بدخواہ اور ہمارے اخبارات کا فرض

از مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی

(۲)

اگر ہمارے لیڈر اور اخبارات اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے جد وجہد فرمادیں تو پاکستان کی اقتصادی ۔ معاشرتی ۔ تمدنی اور اخلاقی اصلاح ہوسکتی ہے ۔ جب تک ہمارے لیڈر اور اخبارات خود اپنے تئیں نہ بدلیں گے اور اخلاق کے اعلیٰ ترین اصولوں پر کاربند نہ ہوں گے اسوقت تک وہ دوسروں کی اصلاح کا کام کما حقہ سر انجام نہیں دے سکتے ۔ اس لئے ہم ان کی خدمت میں یہ عرض کریں گے کہ وہ کم ازکم پہلے اپنی گفتار اور کردار وغیرہ کی خود اصلاح فرمادیں تاکہ ان کے طریق عمل پر کوئی بھی نکتہ چینی نہ ہوسکے

دیکھنے میں یہ آرہا ہے کہ جہاں پاکستان کے دلی وفادار لیڈر اور اخبارات پاکستانیوں کے سامنے مفید امور رکھ رہے ہیں کہ جن پر عمل پیرا ہوکر ان کی تربیت و اصلاح ہوسکے ۔ وہاں پاکستان میں بعض بداندیش لیڈر اور اخبارات بجائے پاکستانیوں کی تربیت و اصلاح کرنے کے الٹا ان کی ذہنیتوں میں ایسا زہریلا مواد پیدا کرنے کی ناکام کوشش کررہے ہیں کہ جس کے نتیجہ میں طبائع میں پاکستان کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پیدا ہوسکیں ۔ ظاہر ہے کہ ایسے لیڈروں اور بعض اخبارات کا یہ عمل یقیناً پاکستان کے لئے نہ صرف خطرناک اور مہلک ثابت ہوگا ۔ بلکہ غیروں کی نظر میں مسلمانوں کی پوزیشن ایسی بھیانک بنادے گا ۔ جسے دیکھ کر یقیناً ایک دردمند مسلمان کے جسم پر لرزہ طاری ہوجائے گا اور وہ اپنے مستقبل کو نہایت تاریک پائے گا ۔

پیشتر اس کے کہ بداندیش لیڈروں اور پاکستان سے اندرونی بغض و حسد رکھنے والے بعض اخبارات کے پروپیگنڈا کے نتیجہ میں پاکستان کی فضا مکدر ہو ۔ ہم پاکستان کے تمام وفادار لیڈروں اور اخبارات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کے فتنہ انگیز لوگوں کا تندہی سے مقابلہ شروع کردیں ۔ اور ان کے خلاف نہ صرف تقاریر کے ذریعے بلکہ اخبارات کے ذریعے بھی پاکستان کے اندرونی اور ازلی دشمنوں کی خطرناک سکیموں اور رازوں کی قلعی کھولنے میں مصروف عمل ہوجائیں جیسا کہ گذشتہ قسط میں بتایا جاچکا ہے پاکستان کے یہ اندرونی دشمن مذہبی اختلافات کی بنا پر شیعہ سنی وغیرہ کا سوال اٹھا کر باہمی جھگڑے پیدا کرنے کی مذموم کوششوں میں لگے ہوئے ہیں اور کئی ایک مقامات پر ان کے پروپیگنڈہ سے عوام مشتعل ہوکر ایک دوسرے سے دست و گریبان بھی ہوچکے ہیں ایسے حالات میں کیا ہمارے ذمہ دار لیڈروں کا فرض نہیں کہ پاکستان کی وفاداری کا ثبوت دینے کے لئے کما حقہ میدان عمل میں اتر آئیں اور جو لوگ کانفرنسیں کرکے عوام میں ایک دوسرے کے درمیان بغض و عداوت کی خلیج وسیع کررہے ہیں اور ان کے ساتھ تعلق رکھنے والے اخبارات روزمرہ نہ صرف پاکستان کی وفادار جماعتوں بلکہ خود حکومت کے ذمہ دار ارکان کی نسبت جھوٹ و افتراء سے کام لے کر غلط فہمیاں پیدا کررہے ہیں انہیں پاکستان کے آئین کے پیش نظر ایسی سزا دیں کہ جس سے آئندہ وہ اس قسم کی قبیح حرکات سے باز آجائیں ورنہ آئندہ پاکستان کے لئے بہت سی مشکلات کا پیدا ہوجانا ضروری امر ہے ۔

اوپر کی سطور میں جن فتنہ پرداز لوگوں کا ہم نے ذکر کیا ہے ۔ ان کی گذشتہ زندگی نہ صرف مسلمانوں کے دیگر مفاد کو نقصان پہنچانے میں صرف ہوتی بلکہ جب قائداعظم مرحوم اور ان کے ساتھ باقی دردمند مسلمانوں نے پاکستان کے حق میں متحد آواز اٹھائی تو بھی اندرونی اور ازلی دشمن ایسے نازک ترین دور میں پاکستان کے مطالبہ کو غلط قرار دیتے ہوئے کانگرس سے ہمدردی اور دوستی کا حق ادا کرتے رہے ۔ اور مسلمانوں کے محبوب قائداعظم کو ان لوگوں نے "کافر اعظم" اور پاکستان کو "پلیدستان" وغیرہ اشتعال انگیز الفاظ سے یاد کیا ۔ لیکن جب قائداعظم مرحوم اور ان کے ساتھ دیگر تعاون کرنے والے مسلمانوں کی محنت و کوشش پھل لائی اور پاکستان کے اس ازلی دشمن کو پوری شکست اور ناکامی ہوئی ۔ "تو مرتا کیا نہ کرتا" کی مشہور مثل کے مطابق اس نے بھی اپنی پاکستان وفاداری کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کردیا ۔ پاکستانی مسلمان ان کی گذشتہ زندگی کے حالات سے بخوبی واقف اور آگاہ تھے ۔ لیکن رحم کھاتے ہوئے انہوں نے اس ازلی دشمن کو کوئی سزا نہ دی اور اسے پاکستان میں ایک شہری کی حیثیت میں زندگی گزارنے کا موقع دیا ۔ چاہیئے تو یہ تھا کہ پاکستان کا اندرونی دشمن قائداعظم اور باقی مسلمانوں کا مرہون منت ہوتا اور احسان فراموش نہ بنتا مگر جب کہ عقرب (بچھو) کی طرح اس کی زندگی ہمیشہ مسلمانوں کو کاٹنے میں لگی رہی ۔ تو ایسی صورت میں یہ اپنی طبیعت کے خلاف مسلمانوں سے کیونکر الفت و محبت پیدا کرتا ۔ اب بھی حالات بتلا رہے ہیں کہ یہ اپنی پرانی روش کے مطابق پاکستان کی خیر خواہی کا طالب نہیں ۔ بلکہ ہر آن اس کی یہی خواہش اور کوشش ہے کہ قائداعظم مرحوم کے فرمودہ ارشادات کو ٹھکرا کر مسلمانوں کو مذہبی اختلافات کی بنا پر لڑاتا رہے ۔ تاکہ پاکستان کی بنیادیں مضبوط نہ ہوسکیں ۔

لیکن ہم پاکستان کے دلی ہمدرد اور وفادار لیڈروں اور اخبارات کی خدمت میں عرض کرینگے کہ وہ اپنے ۔ محبوب قائداعظم کے اس ارشاد کو کہ مسلمان متحد رہیں اور باہمی قیل و قال سے اجتناب کریں ۔ کبھی بھی نظر انداز نہ ہونے دیں ۔ کیونکہ پاکستان اسی کے باعث معرض وجود میں آیا تھا اور اس میں شک ہی کیا ہے کہ باہمی اتحاد و اتفاق کی بڑی برکتیں ہیں کہ جن کے نتیجہ میں پستی میں گری ہوئی قومیں بھی بام فلک تک پہنچ جاتی ہیں برعکس اس کے باہمی جھگڑوں اور خانہ جنگیوں کے نتیجہ میں بڑی بڑی نامور قومیں صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہیں ۔

ہم مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے تحریر کردہ ایک مضمون میں سے چند ایسے مفردات درج ذیل کرتے ہیں کہ اگر مختلف اسلامی فرقے ان پر عمل کریں تو پاکستان کے اندرونی اور ازلی دشمنوں کے پروپیگنڈہ سے بچ سکتے ہیں

مولوی صاحب موصوف رقمطراز ہیں : ۔ کہ

(۱) آپس کے تنازعات میں ایک دوسرے پر سب وشتم نہ کیا کریں ۔

(۲) ایک دوسرے کی ذات پر حملہ نہ کریں ۔

(۳) ... بغض و عداوت کی آگ کو آئمہ دین تک نہ پہنچا دیا کریں ۔

(۴) اخلاقی مسائل میں تحقیق سے کام لینا چاہیئے اور نفس مسئلہ کے اندر رہنا چاہیئے ۔ ورنہ سکوت اختیار کرنا چاہیئے

اور کج بحثی اور زبان درازی سے اپنے وقت کو ضائع اور اخلاق کو بگاڑ اور خلق خدا کو گمراہ نہ کرنا چاہیئے

(۵) ہر ایک شخص اپنے قول و فعل کا ذمہ دار ہے آنحضرت صلعم کے بعد کسی شخص کے قول و فعل کے بغیر دلیل کے اتباع کے پیچھے نہ لگ جانا چاہیئے بلکہ خذ ما صفا ودع ما کدر پر عمل کرنا چاہیئے ۔"

("رسالہ الہادی" جلد ۲ نمبر ۵ صفحہ ۱۶)

بالآخر ہم پاکستان کے تمام وفادار لیڈروں اور اخبارات کی خدمت میں دوبارہ عرض کرینگے کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھتے ہوئے اہل پاکستان کی ایسی رہنمائی فرمادیں کہ جس سے باہمی پھوٹ اور منافرت نہ پیدا ہوسکے بلکہ پاکستان کے تمام مسلمان باہمی اتحاد و اتفاق سے الفت و محبت کے ساتھ بامن زندگی گزار سکیں ۔ تاکہ اس طرح پاکستان میں فتنہ انگیزی و فساد پیدا کرنے کے متمنی لوگ اپنے ارادوں اور خطرناک منصوبوں میں پوری طرح ناکامی کا منہ دیکھ سکیں ۔

اڈیٹر کی ضرورت ہے

صدر انجمن احمدیہ پاکستان کو ایک ایسے آڈیٹر کی ضرورت ہے جو صیغہ تعمیر کے حسابات کو اچھی طرح سمجھتا اور اسے آڈٹ کرنے کا تجربہ اور اہلیت رکھتا ہو ۔ محکمہ پی ۔ ڈبلیو ۔ ڈی کے صیغہ عمارات اور سڑکوں کے فارغ شدہ احمدی دوست کو ترجیح دی جائے گی ۔ سلسلہ کی خدمت کے خواہشمند احمدی دوست جو اس کام کا تجربہ رکھتے ہوں ۔ اپنی درخواستیں معہ نقول اسناد پتہ ذیل پر جلد از جلد بھجوادیں ۔ اور یہ بھی لکھیں کہ وہ کس قدر تنخواہ لیں گے ۔ (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ضلع جھنگ)

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کا ارشاد

"احباب کو چاہیئے کہ خاص توجہ اور کوشش کے ساتھ زیادہ سے زیادہ طالبعلم داخل کرائیں"

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور)

درخواست دعا: ۔ محترم والد صاحب (راجہ علی محمد خاں صاحب) کی شنوائی چند دن سے بخار کے ساتھ جاتی رہی ۔ احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ خاکسار کے والد صاحب قبلہ اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھ کر عنداللہ ماجور ہوں

(خاکسار راجہ بشیر احمد)

مقبرہ بہشتی قادیان اللہ تعالیٰ کے فضل سے بالکل محفوظ ہے

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ مقیم قادیان)

یہ معلوم کر کے ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ کسی بدباطن نے یہ خبر شائع کی ہے کہ معاذ اللہ بہشتی مقبرہ قادیان پر گذشتہ ماہ بجلی پڑنے سے تباہی آ گئی ہے۔ ایسے لوگ جن کے دامن ایمان جیسے گوہر نایاب سے خالی ہیں ایک موہوم خوشی کے حصول کیلئے جھوٹ جیسی پلید چیز پر بھی منہ مارنے سے ذرہ بھر ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ وہ اپنی پھونکوں سے اللہ تعالیٰ کے روشن کردہ چراغ کو بجھا سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ سورج جب افقِ مشرق سے طلوع کرتا ہے تو نصف النہار تک جتنا وقت گذرتا ہے اس کی ضیا پاش کرنوں کی روشنی تیز سے تیز تر ہوتی جاتی ہے اور کسی اندھے کا اس کے وجود سے انکار کر دینا اپنے تئیں مضحکہ کا نشانہ بنانے کے سوا اور کچھ معنی نہیں رکھتا۔ اللہ تعالیٰ نے أصلها ثابت وفرعها في السماء کے مطابق احمدیت کے درخت کو بہت تناور بنا دیا ہے مخالفین ابتدا میں جب احمدیت کے شیدائی ہاتھ کی انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے پورا زور لگا کر دیکھ چکے ہیں کہ اس کی حفاظت خاص کا اللہ تعالیٰ نے انتظام کر رکھا ہے اور جو کوئی اسے بن و بیخ سے اکھیڑنے کی کوشش کرتا اپنے تئیں تباہ و برباد کر لیتا۔ اب یہ درخت اتنا پھیل گیا ہے کہ تمام ممالک میں اس کی شاخیں پھیل گئی ہیں اور مختلف اقوام کے سعید افراد اس کے سایہ تلے بسیرا کرنے لگے ہیں۔ افسوس! مخالفت میں اندھے ہو کر مخالفین اتنا سمجھنے سے بھی قاصر ہیں کہ بے پر کی خبریں اڑانے سے سلسلہ احمدیہ کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ البتہ اپنے نامہ اعمال کو وہ اور بھی سیاہ کر لیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ہدایت دے۔ ان کے قلوب کا آئینہ مصفا کر دے اور ان کے دلوں کی کھڑکی کھول دے اور ان کے داغوں کو ایمان کے نور سے روشن کر دے۔

تین سال سے ہم دن رات مشاہدہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہمارے شامل حال ہے۔ یہ مبالغہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے کہ اس کے خاص فضل سے ہر موقعہ پر ہمیں نصرت ملتی رہی ہے اور اس کی سینکڑوں مثالیں موجود ہیں اور یہی وجہ ہے کہ باوجود انواع و اقسام کی تکالیف وغیرہ کے تمام درویش اخلاص سے قادیان میں مقیم ہیں۔ ایسے استقلال و اخلاص کا نمونہ کیا اس کا لاکھواں حصہ بھی مخالف پیش نہیں کر سکتے۔ گذشتہ ماہ بے شک دونوں پنجابوں میں کثرت سے بارش ہوئی لیکن ہمارے ایریا میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

۱۹ ستمبر چار بجے شام کو جبکہ ہم مکرم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب (ناظر اعلیٰ ربوہ) کے چوبارہ کی ایک چھت دوسرے حصہ کو بچانے کے لئے ادھیڑ رہے تھے کہ برادرم رفیع الدین صاحب گجراتی (بعمر ۳۰ سال) جو ذرا سستانے کے لئے میرے پاس آ بیٹھے تھے ۲۲ فٹ کی بلندی سے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کے سامنے پکے فرش کی گلی میں گر پڑے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص الخاص فضل سے انہیں محفوظ رکھا۔ اوپر سے وہ سر کے بل گرے لیکن منہ کے بل زمین پر پڑے۔ انہیں جھٹ احمدیہ شفاخانہ میں پہنچا دیا گیا۔ بفضلہ تعالیٰ پندرہ منٹ میں انہیں ہوش آ گئی۔ اتنی بلندی سے سر کے بل پکے فرش پر گر کر زندہ بچ رہنا محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے۔ ان کے صرف معمولی چوٹیں آئیں اور اب . . . . . . وہ روبہ شفاء ہیں۔ حالت شروع سے ہی خطرہ سے باہر ہے۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ اور سب درویشوں کی ہر طرح کی بہتری کے لئے درخواست دعا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہ صرف یہ کہ بہشتی مقبرہ محفوظ ہے بلکہ سارے قادیان میں ستمبر چھوڑ گذشتہ تین سال میں بھی بجلی نہیں گری اور مزید تائید کیلئے ایک معزز ہندو (لالہ دھنی رام صاحب پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان) کی حلفیہ شہادت پیش ہے۔ جسے ملک ہوہ دفتر الفضل سے اصل بھی دیکھ سکتے ہیں۔

شہادت

"میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ گذشتہ ماہ ستمبر ۱۹۵۰ء میں بارشوں کے دنوں میں قادیان میں بجلی نہیں گری اور بہشتی مقبرہ بالکل محفوظ ہے بلکہ گذشتہ تین سال سے ہی قادیان میں بجلی گرنے کا واقعہ نہیں ہوا۔"

(دستخط) لالہ دھنی رام
پریذیڈنٹ میونسپل کمیٹی قادیان ۲ / ۱۰ / ۵۰

درخواست دعا: میری والدہ صاحبہ پر فالج کا حملہ ہوا۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا فرمائیں۔ عبد اللہ گیانی

سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت تحریک جدید کا چندہ قرض لے کر ادا کر دیا

تحریک جدید کا وعدہ کرنے والے مجاہدین اور کارکنوں کی فوری توجہ کے لئے

(۱) سید زمان شاہ صاحب امیر جماعت جہلم لکھتے ہیں:- خاکسار نے قرضہ لیکر تحریک جدید کا چندہ سولہویں سال کا مبلغ ۵۰ روپیہ آج ادا کر دیا ہے۔ میں ریٹائر ہو چکا ہوں۔ مگر کوئی کام تو اب تک ملا نہیں بے کار ہوں۔ سلسلہ کی اشد ضروریات کے پیش نظر جبکہ ہم اپنے ذاتی اخراجات کیلئے بھی قرض لیکر کام کرنا ضروری سمجھتے ہیں کوئی وجہ نہیں کہ سلسلہ کیلئے بھی قرض لیکر اپنے وعدے وقت کے اندر نہ پورا کریں۔

(۲) حضرت میاں بشیر احمد صاحب لاہور سے تحریر فرماتے ہیں:- آپ کا خط موصول ہوا۔ الحمد للہ! کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے وعدہ چندہ تحریک جدید کے متعلق محض اپنے فضل و کرم سے سرخروئی عطا فرمائی۔ ورنہ اس دفعہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔ مگر ہمارا آسمانی آقا بسا اوقات مومنوں کی شرم رکھ کر اس ذریعہ سے بھی ان پر فضل فرماتا ہے۔ انی اشکر ربی واتوکل علیہ وھو المستعان۔

(۳) ڈاکٹر کیپٹن محمد خان صاحب عدن سے ایک ڈرافٹ ارسال فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ اس میں مولوی غلام احمد صاحب مبلغ عدن کے ۴/ روپے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کے ۴۶۳/ روپے پندرھویں سال کے ہیں۔ یہ رقم گذشتہ سال کی وہ ہے جو ان دوستوں نے تو وقت کے اندر ادا کر دی تھی لیکن عدن میں ہی بنک میں جمع کر دی گئی تھی جواب ارسال کی ہے۔ اور اس کے علاوہ کیپٹن عبد العزیز صاحب بشیری کا ۱۷۰۸/ روپیہ۔ اور ان کی اہلیہ صاحبہ کے ۵۰/ روپے سولہویں سال کے ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ۔

بیرونی ممالک کی جماعتوں کے کارکنوں اور وعدہ کرنے والے مجاہدین کو تاکید ہے کہ براہِ مہربانی تحریک جدید کے وعدوں کے سو فیصدی پورا کرنے میں خاص توجہ فرمائیں۔ کیونکہ تحریک جدید کا سال رواں ختم ہونے میں صرف دو ماہ سے بھی کم عرصہ رہ گیا ہے اور وعدوں کے پورا کرنے کی آخری میعاد ۳۰ نومبر ۱۹۵۰ء ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کی جماعتوں کو اپنے وعدوں کے پورا کرنے میں خاص الخاص توجہ دینا ضروری ہے۔ کیونکہ آخری تاریخ ۳۰ نومبر کے آنے میں بہت ہی کم عرصہ رہ گیا ہے۔ انہیں اپنے وعدوں کے ادا کرنے میں آخری آدمی نہیں ہونا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غلبۂ احمدیت کا دور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(از مسرور سلطان صاحب گوجرانوالہ)

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی۔ کہ عیسیٰؑ کی انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا۔ اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور کوئی نہیں جو اُس کو روک سکے۔"

مندرجہ بالا تحریر میں نے تذکرۃ الشہادتین سے نقل کی ہے۔

ہم سب احمدی ہیں۔ اور اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدے ایک روز ضرور پورے ہونگے ہمیں یقین ہے کہ احمدیت ہی صحیح اسلام اور دنیا کا آئندہ مذہب ہے۔ اگر ہمیں ان دونوں باتوں پر یقین نہ ہو۔ تو ہم اپنی نمازوں میں اس دعا کو کیوں دھرائیں کہ

ربنا ماوعدتنا علیٰ رسلک ولا تخزنا یوم القیامۃ۔ لاتخلف المیعاد۔

اس دعا کو اپنی نمازوں میں دہرا کر ہم خدا تعالےٰ کے اُس کئے گئے وعدے اسے یاد دلاتے ہیں کہ یارب العزت۔ تو نے اپنے ایک برگزیدہ سے وعدہ کیا ہے جلد ایا اُس وعدہ کو پورا فرما۔ خدا تعالیٰ کو اس کے عہد کا احساس دلاتے ہوئے ہم اس رُخ سے بالکل غافل ہوجاتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہم سے بھی کوئی عہد لیا ہے۔ خدا تعالیٰ ایسی صورت میں اپنے عہد کو پورا کر سکتا ہے اگر اُس کا بندہ بھی اپنے عہد کا خیال رکھے۔ خدا تعالیٰ کے عہد ہمیشہ مشروط ہوتے ہیں غیر مشروط نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز یہ نہیں کہتا کہ تم لوگ جاہے سو قصور کرو مگر میں اپنے عہد کو ضرور پورا کردوں گا۔ تم لوگ چاہے سو گناہ کرو مگر میں اپنے عہد کو پورا کردوں گا تم لوگ جتنا چاہے ظلم کرو مگر میں اپنے عہد کو پورا کردوں گا۔ تم لوگ چاہے جتنا جھوٹ بولو مگر میں اپنے عہد کو ضرور پورا کردوں گا۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں خدا تعالےٰ ہمیشہ پہلے اپنے بندہ سے عہد کی تکمیل کا متمنی ہے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ یہی توقع رکھتا ہے کہ اُس کا بندہ پہلے اپنے عہد کو پورا کرلے جو اُس نے خدا تعالےٰ سے کیا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالےٰ اپنے عہد کو پورا کردے گا۔ اسی لئے خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

واوفوا بعھدی۔ اُوف بعھدکم

"تم مجھ سے کئے گئے اپنے عہد کو پورا کرو میں (تم سے کئے گئے) اپنے عہد کو پورا کردوں گا"

(صحیح) ....

.... کہ خدا تعالیٰ ہم میں جسمانی تبدیلیوں کا نہیں بلکہ روحانی تبدیلیوں کا خواہاں ہے۔ خدا تعالیٰ اس بات سے خوش نہیں ہوتا کہ اُس کے نبیؐ کی جماعت اب اچھے کپڑے پہننے لگ گئی ہے۔ اب اُنہیں لذیذ کھانے میسر آنے لگ گئے ہیں۔ اب اُن کے کاروبار چلنے لگ گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو اگر کوئی بات خوش کر سکتی ہے۔ تو وہ یہی کہ اس کا وہ بندہ جو بھوکا ہے اس کا وہ بندہ جو ننگا ہے اس کا وہ بندہ جو بے کار ہے۔ ان تکالیف کے باوجود اس کی عبادت میں التزام برتتا اور اس کے حکموں کو احسن طریق سے بجالاتا ہے۔ اسی ضمن میں حضور فرماتے ہیں۔

"سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہوسکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔
چاہیئے کہ ہر صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہوجاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی ہے اور جس پر پڑتی ہے اُس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔"

چاہیئے۔ کہ جس طرح ہم بیرونی زیبائش کا خیال رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا لباس عمدہ اور صاف ہو تاکہ ہم سے ملنے والے ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھیں۔ بالکل اسی طرح ہم یہ بھی خیال رکھیں کہ ہمارا باطن بھی اُسی طرح خوبصورت اور صاف ہو تاکہ ہمارا خدا ہمیں عزت کی نگاہ سے دیکھے چاہیئے کہ وہ تمام ذمہ داریاں جو ہمارے خدا نے ہمارے ذمہ لگائی ہیں۔ ہم اُنہیں جلد سے جلد بجالائیں۔ تاکہ خدا تعالیٰ بھی اُس کام کو جلد سے جلد پورا کردے۔ جس کا کہ اُس نے ہم سے وعدہ کیا ہے حقیقت میں ہم کوئی بھی کام اپنی ذاتی قابلیت اور ہمت و کوشش سے نہیں کرتے۔ بلکہ وہ سب کچھ خدا تعالیٰ ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں حرکت کرنے والے ہاتھ خدا تعالیٰ کے ہاتھ ہوجاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں چلنے والے پاؤں خدا تعالیٰ کے پاؤں ہوجاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کی آزمائش کے لئے اُس کے ذمہ کچھ کام لگا تا ہے۔ جو بظاہر مشکل معلوم ہوتا ہے۔ مگر جب اُس کا بندہ اُنہیں استقلال سے کرنا شروع کردیتا ہے۔ تو وہ خود بخود سہل ہوکر ختم ہوجاتے ہیں۔ اس کے لئے صرف نیت، ایمان باللہ اور تعلق باللہ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ حضور فرماتے ہیں ؎

"مشکلیں کیا چیز ہیں مشکل کشا کے سامنے"

مشکلیں خدا تعالیٰ ہی پیدا کرتا ہے اور اُن کو دور کرنے کی اُسے ہی قدرت حاصل ہے۔ چاہیئے کہ ہم خدا تعالیٰ کے اتنے مقرب ہوجائیں کہ اس کو ہماری مشکلوں کا احساس ہونے لگے۔

دنیاوی لحاظ سے وعدہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ پہلی یہ کہ کوئی چیز اُس وقت ہمارے قبضہ میں نہیں ہوتی اور ہم اُسے حاصل کر کے مہیا کرنے کی ایک معین وقت تک مہلت چاہتے ہیں۔ اسے ہم وعدہ کہیں گے۔ دوسرے یہ کہ ہم کسی چیز کے بدلہ میں کوئی دوسری چیز دینا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے متعلق یہ خیال تو کیا ہی نہیں جا سکتا۔ کہ کسی وقت میں کوئی چیز اُس کے قبضۂ قدرت میں موجود نہیں۔ اس لئے اس کے وعدہ کی قسم لازماً دوسری ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے بندوں سے ایک قسم کی تجارت کرتا ہے اک چیز کے بدلہ میں دوسری چیز دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی نذر کرنے کے لئے ہمیں چیزوں کو کوشش سے حاصل کرنا پڑتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے مشروط وعدے صرف عبادت اور ذکر الٰہی کرنے تک ہی محدود نہیں ہوتے بلکہ وہ اپنے بندوں میں ہر لحاظ سے نیک تبدیلیوں کا بھی خواہاں ہوتا ہے۔ اس لئے جب تک اُس کا بندہ اپنے اندر ان چیزوں کو قائم نہیں کر لیتا۔ خدا تعالیٰ اپنے عہد کو پورا نہیں کرتا۔ کیونکہ اُس کے وعدے مشروط ہوتے ہیں۔

ہمیں تسلیم ہے کہ خدا تعالےٰ نے ہم سے وعدہ کیا مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم اُس وعدے کو جلد سے جلد پورا دیکھنے کے آرزومند بھی ہیں یا نہیں۔ اگر کوئی شخص ہمیں کہے۔ کہ تین سال تک میں تمہیں اپنی جائداد کا کلی وارث قرار دیدوں گا۔ تو کیا ہم یہ نہیں چاہنے لگتے کہ وہ ہمیں تین سال سے پہلے ہی دیدے۔ اور اگر اُس شخص کا وعدہ ہو۔ کہ تم فلاں کام کروگے۔ تو میں تمہیں آدھی جائداد دیدوں گا۔ تو کیا ہم اُس کی کوشش میں عمل نہیں شروع کردیتے تو کیوں نہیں ہم کوشش کرتے کہ اس مبارک دن کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ پائیں۔ خدا کے دین کو اپنی زندگی میں غالب پائیں۔ ہم کیوں نہیں اپنے وعدے کا فکر کرتے جو خدا تعالیٰ سے ہم نے کیا ہے۔ اور جو یہ ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اور جس کے متعلق حضور فرماتے ہیں۔

"جو اس دنیا کی لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔
جو شخص درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے کتنی مرتبہ دکھ بھرے الفاظ سے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کی طرف سے ناقابل برداشت حد تک غافل ہیں مگر اُن کے یہ الفاظ ہمارا جمود نہ توڑ سکے۔ اور بالآخر اُنہیں یہ کہنا ہی پڑا۔ کہ یا تو اپنے آپ کو غیر احمدی کہو یا سچے احمدی بن جاؤ زبان سے احمدی کہہ کر اور عمل سے غیر احمدی بن کر تم خدا کا عذاب کیوں مول لینا چاہتے ہو۔ اس طرح تم دنیا میں کچھ نہ پا سکو گے۔ اور آخرت میں بھی کیوں نہیں تم ایک جہان میں سرخرو ہوجاتے۔ یا دنیا پالو یا آخرت۔

میں جب کبھی حضرت مسیح موعود کی اس پیشگوئی کو دیکھتا ہوں جس میں اُنہوں نے اپنے آپ کو مثیلِ موسیٰ کہا ہے۔ تو میں اس خیال سے کانپ جاتا ہوں کہ کہیں ہم سے بھی موسیٰ کی قوم سا سلوک نہ ہو جائے کہیں ہم خدا تعالےٰ کے وعدوں کو لمبا نہ کردیں۔ کہیں ہم اپنی محنتوں کو ضائع نہ کردیں۔ کتنا بدقسمت ہے وہ شخص جو ایک کشتی کو کھیتا ہوا چڑھے ہوئے دریا کے عین درمیان میں آکر اُسے اس خیال سے کھینا چھوڑ دے کہ اب فلاں کی باری ہے۔ اب فلاں کام کرلے کیوں نہیں ہم اپنی طاقت وہمت کوشش اور مستقل مزاجی سے اس کام کو بجالاتے حضور نے اسی سلسلہ میں فرمایا ہے۔

"سو تم مصیبت دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو یہ تمہاری ترقی کا ذریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کیلئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو۔"

مسیح موعودؑ پر ایمان لانے میں پہل کرنے والو ہر حسنات کو حاصل کرنے میں تم پہل کرو۔ تاکہ اُس کے فضلوں میں تمہارا حصہ زیادہ ہو تاکہ اُس کی رضاء کو حاصل کرنے والے پہلے تم ہو۔ تاکہ تمہارا نام عزت سے لیا جائے۔ تاکہ تم تا ابد قائم رہ سکو۔

عہدیداران متوجہ ہوں

عہدہ داران مال کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ مندرجہ ذیل امور کو نظر انداز نہ کریں۔

(۱) چندہ کی رقوم ذاتی مصرف میں ہرگز نہ لائیں۔

(۲) کوئی رقم چندہ بلا اجازت نظارت بیت المال کسی کو نہ دی جائے۔

(۳) اسی طرح کسی قسم کا کوئی چندہ بلا اجازت نظارت بیت المال کسی کو نہ دیا جائے۔

(۴) کوئی رقم بلا رسید لئے ہرگز نہ دی جائے۔

(۵) چندہ دیتے وقت نظارت بیت المال کی جاری کردہ رسید بک یا اس کی مہر کو دیکھ لیا جایا کرے۔ (نظارت بیت المال)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب آسمانی فیصلہ کی فوری ضرورت

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کتاب آسمانی فیصلہ کی فوری ضرورت ہے جن صاحب کے پاس موجود ہو۔ بلا توقف پہنچا دیں۔

پرائیویٹ سیکرٹری رتن باغ لاہور

پاکستان کی قبائلی پالیسی حقیقت پسندی پر مبنی ہے

"لنڈن ٹائمز" کا تبصرہ

لنڈن (ریڈیو سے) ڈیورینڈ لائن کے مشرق میں رہنے والے قبائلی باشندوں کے بارے میں اس کی حکمت عملی پر پاکستان کو "لنڈن ٹائمز" نے خراج تحسین ادا کیا ہے۔ اس اخبار کے قول کے مطابق پاکستان کی حکمت عملی کے دو اجزا ہیں۔ اول اس نے ان باشندوں کو یقین دلایا ہے کہ وہ ان کی آزادی کا احترام کرتا ہے۔ دوم۔ اس نے بڑی سرگرمی سے ان کی پرانی غربت اور پسماندگی کے مسائل کو ہاتھ میں لیا ہے۔ کیونکہ زیادہ گڑبڑ انہی کی وجہ سے ہوتی تھی۔

"ٹائمز" نے لکھا:۔ نئے سکول بن رہے ہیں۔ نئی سڑکوں کی تعمیر ہو چکی ہے۔ آبپاشی کے نئے کاموں کو ہاتھ میں لیا گیا ہے اور بجلی کی بہم رسانی کے لئے نئے منصوبے شروع کئے گئے ہیں۔ ان تعمیری کاموں میں حصہ لینے والے مقامی مزدوروں کو فراخدلانہ شرح پر رکھا گیا ہے۔ ان کے فائدوں کو بڑی احتیاط کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ ہر طرح قبائلیوں کی اس مقصد سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ کہ پاکستان ان کے مفاد کا جس طرح احترام کرتا ہے۔ انہیں اس کا احساس ہو جائے

تمام مردانہ پوشیدہ امراض کا

سو فی صدی کامیاب علاج کی گرانٹی کے لئے بمبئی کے مشہور پندرہ سالہ تجربہ کار ڈاکٹر حکیم محمد شفیع ہوٹل والے سے مشورہ کریں۔ اگر آپ اپنی جوانی کو بالکل تباہ اور برباد کر چکے ہوں ہوش آنے پر ہر قسم کے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں تو بالکل نہ گھبرائیں۔ بلکہ زندگی کا صحیح لطف اٹھانے کے لئے ڈاکٹر محمد شفیع صاحب سے ملاقات کریں۔ خاص مردانہ علاج کمزوری خواہ کسی وجہ سے بھی ہو گئی کے علاوہ بواسیر کا علاج بھی ایک ہفتہ میں گرانٹی سے کیا جاتا ہے کہ ایڈریس کا اچھی طرح خیال کریں۔

پتہ:۔ ڈاکٹر حکیم محمد شفیع ہوٹل بمبئی دواخانہ رائل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل گنپت روڈ کے موڑ پر انارکلی لاہور۔ جو صاحب تشریف نہ لا سکتے ہوں لیا جواب کے لئے چھ پیسے کا ٹکٹ ارسال کریں۔ صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک شام ۴ بجے سے ۷ بجے تک

اشتہار مشتہر حاضری مدعا علیہم

زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب ضا سینئر سب جج بہادر مردان

مقدمہ ع ۶۵ بابت سال ۱۹۵۰ء

دی سنٹرل بنک آف انڈیا لمیٹڈ لاہور بذریعہ مسٹر ایس۔ کے شکاری ملازم اور مختار بنک مذکور مدعی

بنام

حکومت پاکستان مغربی سرحدی صوبہ بذریعہ کلکٹر صاحب مردان وغیرہ مدعا علیہم

دعویٰ دلاپانے مبلغ ۱۲۳۹۴/۱۰/۹ روپیہ بروئے حساب کتاب پرونوٹ وغیرہ

اشتہار بنام

(۱) حکومت پاکستان مغربی سرحدی صوبہ بذریعہ کلکٹر صاحب بہادر مردان

(۲) بران ایسوسی ایشن بذریعہ میاں غلام فرید ششنکر بازار مردان

(۳) غلام فرید حصہ دار اور مالک بران ایسوسی ایشن ششنکر بازار مردان۔

(۴) مسٹر بنواری لال حصہ دار اور مالک بران ایسوسی ایشن مردان حال معرفت راجپال رام کالو موضع چیلا ٹا ڈاکخانہ اجیت گڑھ ضلع جے پور (بھارت) مدعا علیہم

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مدعا علیہم مندرجہ بالا پر تعمیل سمن معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار ہذا جملہ مدعا علیہم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ برائے جوابدہی و پیروی مقدمہ ہذا اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً بتاریخ ۳۰-۱-۵۰ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر عدالت ہذا ہو جاویں بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کارروائی ضابطہ کی جائے گی آج بتاریخ ۴-۱-۵۰ کو بثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم۔

مہر عدالت

درخواستہائے دعا

عاجز روزگار نہ ہونے کے باعث پریشان ہو رہا ہے۔ احباب کرام میرے لئے دعا کریں کہ مجھے اچھا روزگار مل جائے۔

(خاکسار عبد الغفور خان کراچی)

(۲) ماسٹر حسن محمد صاحب کا میو ہسپتال میں ہاتھ کا اپریشن ہو گیا ہے۔ ابھی ایک اور اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب درد دل سے ان کے لئے دعا فرمائیں۔

(احمد حسین ہیڈ کاتب الفضل)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو ۲۹ ستمبر بروز جمعہ لڑکا عطا فرمایا۔ سیدنا حضرت اقدس نے حلیم محمد نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولا کریم نو مولود کو درازی عمر کے ساتھ خادم دین بنائے۔

(خاکسار وزیر محمد لاہور ایجنٹ اخبار الفضل)

کیا آپ نے قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے۔ اگر نہیں بھجوائی تو مہربانی فرما کر اکتوبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں۔ منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے

(مینجر)

سرکاری اطلاع

تمام ایل۔ ایم۔ ایس اور ایم۔ ایس ایم۔ ایف ڈاکٹروں کیلئے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے فائنل امتحان کی خاص سہولتیں مہیا کرنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ اس ضمن میں درخواستیں سکرٹری پنجاب میڈیکل فیکلٹی کی پاس فی الفور ۲۰ ماہ حال تک پہنچ جانی چاہئیں

اسیر اٹھرا

اسقاط حمل اجزا سے تیار شدہ

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

اشتہار عام

مہر شیر محمد خان بی۔ اے ایل ایل بی پی سی۔ ایس سب جج صاحب بہادر لاہور

مسٹر ٹی۔ ایچ لوبو ولد سی سی لوبو متوفی سکنہ حبیب بنک بلڈنگ کراچی

بنام جے۔ ڈی لوبو سکنہ B-55 ریلوے کوارٹرز بہاولپور

درخواست سرٹیفکیٹ جانشینی تعدادی ۴۶۴/۲/۳ یافتنی سی سی لوبو متوفی

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سائل نے درخواست سائل عدالت ہذا میں گذار کر بذریعہ اشتہار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی کو منظوری درخواست میں عذر ہو تو بتاریخ ۰ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء عدالت ہذا میں اصالتاً یا وکالتاً حاضر ہو کر وجہ بیان کرے کہ کیوں درخواست سائل کی منظور نہ کی جائے۔ آج بتاریخ ۴ ماہ اکتوبر ۱۹۵۰ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری ہوا۔

دستخط حاکم ...... مہر عدالت

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ

کارڈ آنے پر

مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی

آرام دہ سفر

آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہیں

چوہدری سردار خان منیجر جی۔ ٹی بس سروس لمیٹڈ نیو سرائے سلطان لاہور

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں۔ فی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین جودھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزیر اعظم پاکستان کے نام مسٹر منڈل کا خط

کلکتہ ۱۰ اکتوبر۔ مسٹر منڈل نے پاکستانی کابینہ کی رکنیت سے استعفے کے سلسلہ میں ایک طویل خط جو آٹھ ہزار الفاظ پر مشتمل ہے۔ وزیر اعظم پاکستان لیاقت علی خاں کو بھیجا ہے۔ اس میں انہوں نے حکومت پاکستان پر طرح طرح کے الزام لگائے ہیں اور یہ مفروضہ قائم کیا ہے کہ پاکستان میں ہندوؤں کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔ مسٹر منڈل نے پاکستان کے تصور سے بھی توبہ کی ہے اور اب تین سال کے بعد یہ اعلان کیا ہے کہ "میں تو یہ پختہ عقیدہ رکھتا تھا کہ پاکستان مسئلہ کا حل نہیں ہے۔

دو ہفتے ہوئے مسٹر منڈل کلکتہ علاج کی غرض سے گئے تھے۔ انہوں نے پاکستان کے وزیر اعظم کو ایک خط لکھا ہے جس میں انہوں نے اپنے استعفے کے وجوہ تحریر کئے ہیں۔ اس خط میں انہوں نے لکھا ہے کہ بڑی طویل اور اضطراب انگیز کشمکش کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پاکستان میں ہندوؤں کا ٹھکانا نہیں ہے اور یہ کہ تبدیلی مذہب یا ہٹ جانے کے خطرے نے ان کے مستقبل کو تاریک بنا دیا ہے جب مجھے یقین ہو گیا کہ پاکستان کی مرکزی حکومت میں میری ملازمت سے ہندوؤں کو کوئی سہارا نہیں مل سکتا تو میرے ضمیر نے یہ گوارا نہ کیا کہ میں پاکستان کے ہندوؤں کو اور باہر کے لوگوں کو اس غلط فہمی میں مبتلا رکھوں۔ کہ ہندو وہاں عزت و توقیر سے رہ سکتے ہیں۔

مسٹر منڈل نے اسلامی ریاست کے تصور پر بڑی لے دے کی ہے کہ یہ واقعی بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ جیسے تعلیم یافتہ مہذب اور تجربہ کار ایک ایسے اصول (اسلامی ریاست) کے علمبردار ہیں۔ جو اپنے دامن میں انسانیت کے لئے بہت سی چنگاریاں رکھتا ہے اور مساوات اور خیر سگالی کے اصولوں کیلئے تباہ کن ہے۔

اسی کے ساتھ ساتھ مسٹر منڈل کو تین سال بعد اپنے اس عقیدے کے اعلان کا ہوش آیا ہے کہ میرا یہ پختہ عقیدہ تھا۔ کہ پاکستان کا قیام فرقہ وارانہ مسئلہ کا حل نہیں کرے گا۔ اس کے برخلاف وہ فرقہ وارانہ نفرت اور تلخی کو ہوا دیگا۔

اس مقام پر منڈل صاحب کو بہت جوش آیا ہے انہوں نے اعلان کیا کہ "ہندوؤں کو کیسی ہی دھمکیاں کیوں نہ دی جائیں اور کیسا ہی لالچ کیوں نہ دیا جائے وہ اپنے وطن میں ذمی نہیں بنیں گے۔ یہ تو ممکن ہے کہ آج وہ خوف و ہراس اور مصائب سے بے تاب ہو کر اپنا گھر بار چھوڑ دیں اور بہتوں نے ایسا کیا بھی ہے لیکن ایک دن وہ آئے گا جب وہ زندگی کے تانے بانے میں اپنا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے جد و جہد کریں گے" اور اس کے بعد مسٹر منڈل نے بڑے طمطراق سے کہا کہ "کون جانتا ہے کہ مستقبل کے بطن میں کیا پوشیدہ ہے؟"

اس خط میں زیادہ تر اس بات کا ذکر ہے کہ معاہدہ دہلی سے پہلے مشرقی پاکستان میں کیا حالات تھے اور پھر معاہدے کے بعد کیا ہوا۔ پھر منڈل نے اس بات کی بہت شکایت کی ہے کہ انہوں نے یہ چاہا تھا کہ مشرقی بنگال کی کابینہ میں دو وزراء پسماندہ اقوام میں سے ہوں۔ خواجہ ناظم الدین نے جو اس وقت وہاں وزیر اعظم تھے وعدہ بھی کر لیا۔ لیکن اسے نبھایا نہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مشرقی بنگال کی حکومت کی مبینہ ہندو کش پالیسی کا تذکرہ کیا ہے۔

آگے چل کر مسٹر منڈل نے اپنی دردمندی اور ہندو دوستی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے انہوں نے لکھا ہے کہ "ڈھاکہ اور مشرقی بنگال کے فسادات میں تقریباً دس ہزار آدمی مارے گئے۔ مارچ کے اواخر میں ہندوؤں کا بڑے پیمانے پر اخراج شروع ہوا۔ یوں معلوم ہوتا تھا کہ بس چند دنوں میں سارے ہندو ہندوستان چلے جائیں گے۔ صورت حال بہت نازک ہو گئی۔ ہندوستان میں جنگ کا نعرہ بلند ہوا ایک حادثہ عظمیٰ کے ظہور کے آثار تھے۔ لیکن ۸ اپریل کے معاہدہ دہلی نے اس خطرے کو رفع کیا۔ امید کی ایک کرن نظر آئی

معاہدہ دہلی کے سلسلہ میں اپنی دوڑ دھوپ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے لکھا ہے کہ تھوڑے دنوں بعد مجھے یہ احساس ہونا شروع ہوا کہ معاہدہ دہلی پر نہ تو مشرقی بنگال کی حکومت اور نہ مسلم لیگ دیانتداری سے عمل کرنا چاہتی ہے۔

ہٹلر کے ہوابازوں کے لئے روزگار

ڈسلڈورف ۱۰ اکتوبر۔ ارجنٹائن کے ایک تجارتی نمائندے کے مطابق جنہوں نے برنوک کے میلہ میں عام اپیل کی ہے کہ کولمبیا کی ایک طیارہ ران کمپنی لفٹ ویف کے ۵۰ سابق ہوابازوں کو بھرتی کرنا چاہتی ہے۔ اپیل میں کہا گیا ہے کہ بازیوں کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ انہیں دو سال کیلئے ایک معاہدہ کرنا ہوگا۔ افواہ ہے کہ یہ ہواباز کولمبیا کیلئے نہیں بلکہ ارجنٹائن کی فضائیہ کیلئے درکار ہیں۔ (رائٹر)

جرمنی میں اشتراکی ایجنٹوں کی آمد

برلن ۱۰ اکتوبر۔ ایسے اشتراکی ایجنٹ جن کی کافی سرمایہ سے امداد کی جا رہی ہے انتخابیوں کے خلاف کارروائیوں کی نگرانی اور فساد پھیلانے کیلئے حال ہی جرمنی پہنچے ہیں۔ فرانسیسی ہائی کمشنر نے کل امریکی ارکان کو یہ بتایا اور انتباہ کیا ہے کہ اس نئے پانچویں کالم کے مقابلہ کیلئے جو حسب معمول روسی طریقوں سے اپنے آپ کو منظم کر رہا ہے۔ فوری کارروائی کرنا ضروری ہے

چاند تک جانے والا طیارہ ۱۹۶۰ء میں مکمل ہو جائیگا

پیرس ۱۰ اکتوبر۔ راکٹ کے ماہرین اور دوسرے سائنسدان جو سیاروں کی سفر کی پہلی بین الاقوامی کانگریس کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں۔ وہ غالباً کناڈا کی راکٹ سوسائٹی کے اس منصوبہ سے متفق نہیں ہوں گے کہ چاند کے سفر کے لئے ۲۰۰ فوٹ کا ایک راکٹ بنایا جائے۔ سوسائٹی کا اندازہ ہے کہ چاند کو جانے والا یہ "طیارہ" ۵۰۰۰۰۰ ڈالر کے خرچ سے ۱۹۶۰ تک بالکل تیار ہو جائیگا

لیکن جن سائنسدانوں نے چاند کو سفر کے امکانات کا بغور مطالعہ کیا ہے ان کی یہ رائے ہے کہ چاند تک جانے اور آنے کے لئے جو راکٹ تیار ہوگا اسے کم از کم ۸۰۰ اور ۱۰۰۰ فوٹ کے درمیان طویل اور ۱۰۰۰۰ ٹن وزنی ہونا چاہئیے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سفر میں تیل کا بہت بڑا ذخیرہ ساتھ پہنچانا ہوگا۔ راکٹ میں جتنی گنجائش ہوگی۔ ان کے ۸۰ فی صدی حصہ میں صرف تیل کا یہ ذخیرہ ہوگا۔

سیاروں کے درمیان سفر کے ماہرین کو اس کا اعتراف ہے کہ ان کے اس خواب کے پورا ہونے میں اصل رکاوٹ اخراجات کی ہے۔ قبل اس کے کہ "چاند کا جہاز" تیار ہو سکے۔ لاکھوں پونڈ صرف تحقیقات پر صرف ہو جائیں گے اور خود راکٹ کی تعمیر پر بھی جو خرچ ہوگا۔ وہ گرچہ تحقیقات پر خرچ ہونے والی رقم سے کم ہوگا۔ تاہم لاکھوں پاؤنڈ سے وہ بھی کم نہ ہوگا۔

چاند تک سفر کو آسان اور عملی بنانے کی صورت صرف یہ ہے کہ راکٹ میں چلانے کے لئے اس وقت ہائیڈرو کاربن سے نکالے ہوئے جو مادے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ان سے زیادہ ہلکی اور کم جگہ لینے والی چیز ایجاد کی جائے (اسٹار)

۹۳ سال کی عمر میں اوقیانوس کی پرواز

لندن ۱۰ اکتوبر۔ مسز ڈورا ڈکسن جن کی عمر ۹۳ سال ہے ابھی بحر اوقیانوس پر پرواز کر کے آئی ہیں اسلئے کہ اپنے وطن لنکا شائر آنے کے لئے وہ بے تاب تھیں۔

انہوں نے کہا کہ میں پھر شمال کے گرجوں کی گھنٹیوں کی آواز سننا چاہتی ہوں" وہ ۱۹۳۸ء میں اپنے بیٹے اور بہو سے ملاقات کے لئے میکسیکو گئیں۔ لیکن جنگ کی وجہ سے واپس نہ آسکیں اس کے بعد خیال کیا گیا کہ اس طویل سفر کے لئے وہ بہت زیادہ ضعیف ہو چکی ہیں۔ لیکن طیارہ پر سوار ہوتے ہوئے انہوں نے کہا کہ "اب میں واپس جا رہی ہوں۔ میرے سارے دانت اصلی ہیں اور میں نے کبھی عینک نہیں لگائی" (اسٹار)

مصر کے لئے لوہے کا کارخانہ

ڈسلڈورف ۱۰ اکتوبر۔ مصری بورڈ آف ٹریڈ کے انڈر سکرٹری کی زیر قیادت ایک مصری وفد جرمنی آیا ہے تاکہ مصر میں لوہے کے کارخانہ کی تعمیر کے ٹھیکے دے۔

جانوروں کی تپدق کو ختم کرنے کی مہم

لندن ۱۰ اکتوبر برطانوی وزارت زراعت نے "جانوروں کی تپدق کے خلاف مہم شروع کی ہے۔ ایک اسکیم کے ماتحت جو یکم اکتوبر سے نافذ ہوئی ہے چھ سال تک ایسے مویشیوں کے مالکوں کو دودھ کی قیمت پر جو بونس دیا جائیگا جو جانچنے پر دق سے محفوظ ثابت ہوں گے نسل کشی کے لئے مویشیوں کے مالکوں کو چار سال تک ۲ پاؤنڈ فی مویشی اور اس کے بعد دو سال تک ایک پاؤنڈ تپدق کے جراثیم سے محفوظ جانوروں کے لئے بونس دیا جائے گا۔

اس اسکیم کے تین مرحلے ہوں گے۔ سب سے پہلے مفت جانچ کے علاقے قائم کئے جائینگے۔ اس میں لازمی طور پر مویشیوں کی جانچ کرائی جائے گی۔ اور بیمار جانوروں کو مار دیا جائیگا اور اس کا معاوضہ ادا کر دیا جائے گا۔ آخر میں ایسے علاقے قائم کئے جائیں گے۔ جہاں کے جانور اس مرض سے بالکل محفوظ ہونگے اس علاقہ میں دوسرے جانوروں کے داخلہ کی نگرانی کی جائے گی (اسٹار)

بلوچستان میں مہاجروں کو قرض دیا جائیگا

کوئٹہ ۱۰ اکتوبر بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ کر نیبر مسٹر محمد اکبر خاں بگٹی نے اس سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے جو بلوچستان میں مہاجروں کے بورڈ نے ان کو پیش کیا تھا کہا مقامی انتظامیہ مہاجروں کی ضروریات سے پوری طرح باخبر ہے اور وہ ان کی آبادکاری کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

مسٹر بگٹی نے بتایا کہ حکومت کاروبار کرنے کے لئے مہاجروں کو قرض دینے کے متعلق غور کر رہی تھی۔ گورنر جنرل کے ایجنٹ نے فنانس کارپوریشن کراچی کو ناموں کی جو فہرست روانہ کی تھی۔ قرض دینے کے لئے کارپوریشن نے ان ناموں کو منظور کر لیا ہے ریونیو کمشنر، بلوچستان کی صدارت میں عنقریب ایک بورڈ قائم کیا جانے والا ہے۔ جو صوبہ کے مہاجروں کی قرضہ کی درخواست پر غور کریگا۔

(اسٹار)